Lesson 4: Al-Isra (Ayaat 36- 52): Day 14 سُوۡرَةُ بَنِیۡۤ اسرآئیل / الإسرَاء کی تفسیر

سبق نمبر 144 آیت نمبر 36 سے 52 سورہ بنی اسرائیل؛

براہ راست آیتوں پر جانے سے پہلے اس سبق کا خلاصہ دیکھیں گے۔ ہم دیکھ رہے ہیں سورۃ بنی اسرائیل میں ہمیں انسانی معاملات کے اندر بہت ساری رہنمائی مل رہی ہے۔ کس طرح سے انسان، انسانوں میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو دوسروں کی خوشی کا ذریعہ بنائے۔ اسی میں آج جس موضوع پر بات شروع ہوگی وہ ہے کہ انسان دوسروں کی باتوں کی ٹوہ میں نہ رہے۔

بعض اوقات انسان اپنے تجسس کے مادے کو غلط استعمال کرتا ہے اور نقصان کیا ہوتا ہے اس کی وجہ سے غلط چیزوں میں پڑ جاتا ہے۔ اور وہ چیزیں بھی معلوم کرنے لگ جاتا ہے جس سے اس کو نہ نفع ہے نہ نقصان، بعض اوقات کچھ باتوں کا علم ہو جانا، بندے کیلئے نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔

تو پہلا سبق جو ہم اس سبق میں دیکھیں گے وہ یہ ہے کہ تجسس نہیں کرنا چاہیئے۔ وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ‌ پیچھے نہ پڑو ان باتوں کہ جن کا تمہیں علم نہیں۔

انسان ریسرچ کرے تحقیق کرے، علمی باتیں کرے، دوسروں کے حالات پہ ہی غور و فکر کرتے رہنا، کون کیا کرتا ہے، کون کیا کھاتا ہے، کون کدھر جاتا ہے، اس کی کیا ترجیحات ہیں، یہ چیزیں انسان کو پھر اس کے اصل مقصد سے ہٹا دیتی ہیں۔

کیوں کہ ہم انسان ہیں۔ ہماری بھی ایک حد ہے۔ تو ہم اپنی ان حدود کو استعمال کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو غلط چیزوں میں نہ لگائیں۔

پھر اس میں دوسری چیز جو ہم دیکھیں گے، کہ انسان سے جن تین اعضاء کا سوال ہو گا، اس میں کان، آنکھیں اور دل ہے۔

حقیقت میں یہ وہ تین آلے ہیں، جن سے قرآن کا سفر آسان ہو جاتا ہے۔

ہدایت کا سفر انہی تین راستوں سے گزر کر آسان ہو تا ہے۔ لیکن جب لوگ ان کو بیکار چیزوں میں ضائع کر دیتے ہیں پھر اس کا نقصان بہت بڑا ہو تا ہے۔

خاص طور پر یہاں کانوں کی بجائے سماعت کا ذکر ہے السَّمْعَ آنکھوں کی جگہ بصر یعنی بصارت الْبَصَرَ۔ اور سب سے خوبصورت لفظ جو ہے الْفُؤَادَ، دل کے لیے استعمال ہوا ہے۔

آپ دیکھیں کہ دل کے لئے کتنے الفاظ قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ قلب، نفس، لیکن یہاں لفظ الْفُؤَادَ آیا ہے جس سے مراد عقل ہے۔ انسان اپنی عقل کا صحیح استعمال کرے۔

عام طور پر ہم اسے دل کہہ دیتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے جوہر، لُبِّ لُباب، عقل پورے جسم کا حاصل ہوتی ہے، تو جذبات بھی ادھر ہوتے ہیں۔ فعید کا لفظ بھی اس سے ہے۔ کسی گوشت یا سبزی کی بھجیا بنائی جاتی ہے اس کو عرب لوگ فعید کہتے ہیں۔ جب گوشت کو بھونا جاتا ہے اس کا فالتو پانی خشک ہو جاتا ہے اور جو باقی تھوڑی چیز آخر میں باقی بچتی ہے اس کو فعید کہتے ہیں۔

انسان کے دماغ میں جو چھوٹی سی چپ لگی ہوئی ہے، اس کا حساب ہو گا۔ ہم خود دیکھیں کہ ہم اپنی عقل کا کیا استعمال کر رہے ہیں۔ کہاں کہاں ہماری عقل جاتی ہے۔ لیکن ہم نہیں سوچتے کہ ہم اس عقل سے کیا بڑے بڑے کام لے سکتے تھے۔

پوری کائنات ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم عقل کا استعمال کریں تو ہم اپنے ربّ کو پا سکتے ہیں۔

خود اللہ تعالی قرآن مجید میں ہم سے فرمارہے ہیں؛

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۞ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۞ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۞ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۞ ﴿۲۰﴾ سورہ الغاشیہ کی آیت 17 سے 20 تک ہے۔ کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں، اونٹ کس طرح، کیسے پیدا کیے گئے، آسمان کیسے بلند کیا گیا، پہاڑ کیسے نصب کیے گئے۔ زمین کیسے ہموار کی گئی۔ لیکن ہم اپنی اس عقل کا استعمال نہیں کرتے۔

علامہ اقبال نے بھی کہا تھا کہ

کھول آنکھ زمین دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ، مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ۔

جب ہم اپنی عقل کو اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ بنالیں گے تو بہت ساری بے کار چیزیں ہماری زندگی سے نکل جائیں گی۔ ان شاء اللہ تعالی۔ پھر اگلی چیز جو ہم اس سبق میں دیکھیں گے تکبر کی نفی۔

آیت 37 میں وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اکڑو نہیں، پاؤں مار مار کے مت چلو، تم اپنی طاقت سے زمین کو نہیں پھاڑ سکتے اور دیکھا جائے تو تکبر ہی ہر برائی کی جڑ ہے۔

ہم اللہ کے حکموں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں ہم بہت بڑے ہیں۔ پھر ان کو بتادیا جائے گا، یہ سب بہت بری باتیں ہیں۔

اور آخر میں ہم دیکھیں گے شرک کی نفی۔ بات شروع ہوئی تھی توحید سے۔ پچھلے سبق کا شروع دیکھیے ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ یہ ہیں وہ باتیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف حکمت سے بھیجی ہیں۔

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ، ورنہ جہنم میں دھتکارے ہوئے، ملامت زدہ بھیج دیے جاؤ گے۔ تو گویا اللہ تعالی ہمیں بار بار ریمائنڈرز دیتے ہیں۔ اور پھر وہی ان کا عقیدہ

نعوذ باللہ اللہ تعالی نے بیٹیاں ہمیں دے دیں۔بیٹے خود بنا لیے۔یا خود بیٹے اور بیٹیاں بنا لیے۔ آیت 40 میں ہم پڑھیں گے فرشتوں کا بیٹیاں اور بیٹے بنانے کے عقیدہ کے بارے میں۔

اس کے بعد آخری حصہ 41 سے 52 سارے کا سارا قرآن کے بارے میں ہے۔ قرآن پاک کے دلوں پر جو اثرات ہوتے ہیں،اور قرآن کو اللہ نے بار بار ہمارے سامنے پیش کیا۔اس میں بار بار مضمون دہرائے جا رہے ہیں۔ کوئی نیا کوئی پرانا کوئی آگے کوئی پیچھے ایسے لگتا ہے ہمارے اندر جگہ بناتا جا رہا ہے۔

اس میں دیکھیں کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، لیکن ہم نہیں جانتے۔اور حقیقت یہ ہے کہ تسبیح کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ کوئی بول کے کرتا ہے،تو کوئی عمل کر کے کرتا ہے۔

اس کے بعد قرآن پڑھنے والوں کی حفاظت اللہ کیسے کرتا ہے۔ایک غیر مرعی پردے کا ذکر آیت نمبر 45 میں کہ اللہ تعالی قرآن پڑھنے والو اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے بیچ میں ایک پردہ ڈال دیتے ہیں کہ وہ ان کو نقصان نہیں دے سکتے۔ پھر وہ ایسے پردے اپنے دلوں پر ڈال کے خود بھی عمل نہیں کرتے۔ آخر میں ہم دیکھیں گے کہ مکہ والوں کی چالیں۔اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے دھوکہ دینے کے لئے،توجہ سے سنتے لیکن باہر جا کے باتیں پھیلاتے کہ کچھ بھی نہیں ہے،بس ایسے ہی باتیں ہیں،۔بغیر کسی سر پیر کے وہ باتیں آگے سے آگے پھیلاتے۔

تو اللہ تعالی ایسے لوگوں کو کہتے ہیں، دیکھو یہ کیسی باتیں کرتے ہیں۔

آخر میں مرنے کے بعد جینا،وہ کہتے تھے ہم مرنے کے بعد کیسے دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں؟ ہماری تو ہڈیاں بھی چورا چورا ہو جائیں گی۔

تو اللہ تعالی فرماتے ہیں تم بے شک اس سے بھی زیادہ مضبوط تخلیق بن جاوٗ، ہم تمہیں دوبارہ زندہ کر لیں گے۔ جب تم نکلو گے اس دن تمہاری زبانوں پر اللہ تعالی کی حمد اور تسبیح ہو گی۔

یہ سبق انشااللہ ہم آیتوں کے ساتھ بھی دیکھیں گے، اور اللہ تعالی سے یہ دعا بھی کرتے جائیں اپنے لئے بھی کہ اے اللہ تعالی تو ہمارے لئے بھی آسانیاں فرما۔ آمین

انشاءاللہ ہم دیکھیں گے اس سارے سبق کو پڑھنے کے بعد اخلاقی طور پر ہم اپنے آپ کو بہت مضبوط پائیں گے۔ کیوں کہ سورۃ بنی اسرائیل اخلاقیات سکھاتی ہے۔

عبادات بنیاد کے ساتھ ہوتی ہیں، روٹ کے ساتھ تنا ہے۔ لیکن انسان کی جو سوچیں ہیں وہ گھنا سایہ ہیں۔ جتنا اچھا اخلاق ہو گا اتنا گھنا سایہ ہو گا، اس کا اثر معاشرے پر پڑے گا۔ ان شاء اللہ، اللہ سبحانہ تعالی خیر کریں گے۔ آیتوں کو شروع کرتے ہیں۔